49897-کیا باربار عمرہ کرنا جائز ہے؟ اور دو عمروں کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

سوال

ان شاء اللہ ہم شعبان کے آخر اور رمضان المبارک کے شروع میں عمرہ کرینگے، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا ایک سے زیادہ عمرہ کیا جا سکتا ہے؟
دوسروں معنوں میں اس طرح کہ ایک عمرہ کرکے پھر کچھ دیر انتظار کیا جائے اور دوبارہ احرام باندھ کر دوسرہ عمرہ کرلیا جائے، اور دونوں عمروں کے درمیان کتنا وقفہ ہونا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

عمرہ کے تکرار میں کوئی حرج نہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنے پر ابھارا اور ان دونوں عمروں کے مابین وقت کی کوئی تحدید نہیں کی۔

ابن قدامہ اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں:

سال میں کئی ایک بار عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، علی، ابن عمر، ابن عباس، انس، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنھم اور عکرمہ، امام شافعی، سے یہ روایت کیا گیا ہے، اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک ماہ میں دوبار عمرہ کیا اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے) متفق علیہ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

کیا رمضان المبارک میں اجروثواب کے حصول کے لیے باربار عمرہ کیا جا سکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس میں کوئی حرج نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے، اور خالص حج کا اجر جنت کے علاوہ کچھ نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1773) صحیح مسلم حدیث نمبر (1349)۔

جب وہ تین یا چار بار عمرہ کرنے تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حجۃ الوداع میں بیس یوم سے بھی کم مدت میں دو عمرے کیے تھے۔ اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (432/17)۔

اور لجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں مکہ سے سو کلومیٹر کی مسافت پر ایک بستی میں رہائش پذیر ہوں، اور ہر سال رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ عمرہ کرنے جاتا ہوں وہاں نماز جمعہ اور عصر کی نماز ادا کرکے اپنی بستی میں واپس لوٹتا ہوں، میں اس مسئلہ میں اپنے کچھ بھائیوں سے بحث کی تو وہ مجھے کہنے لگے:

رمضان المبارک کے ہر ہفتہ میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے ۔

لجنۃ الدائمۃ کا جواب تھا :

اگر تو واقعی ایسا ہی ہے جیسا آپ نے ذکر کیا ہے تو یہ جائز ہے ، کیونکہ ایک اور دوسرے عمرہ کے مابین مدت کی تحدید میں کوئی نص نہیں پائی جاتی اھ ۔ دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (337/11) ۔

اور بعض علماء کرام نے دو عمروں کے مابین مدت کی تحدید اس طرح کی ہے کہ جب مونڈنے کے لیے بال آجائیں تو دوسرا عمرہ ہو سکتا ہے ، لھذا یہ مدت ایک ہفتہ یا دس یوم ہو سکتی ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

امام احمد کا قول ہے : اس وقت تک عمرہ نہ کرے جب تک اس کا سر سیاہ نہ ہو جائے ، یعنی جب بالوں سے سیاہ ہو جائے ۔

تو اس بنا پر آج کل عام لوگ بار بار عمرہ کرتے ہیں اور خاص کر رمضان المبارک میں تو یومیہ عمرہ کرتے ہیں اور اگرچہ ان میں سے بعض ایک عمرہ دن میں اور ایک رات میں نہیں کرتے یہ سلف کے مسلک کے خلاف ہے ۔ اھ دیکھیں الشرح الممتع (242/7) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ : ہر ماہ میں ایک بار ، اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کا جب سر بالوں سے سیاہ ہو جاتا تو وہ عمرہ کرنے چلے جاتے ، یہ دونوں امام شافعی نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں ۔

اور عکرمہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : جب استرے سے بال مونڈنا ممکن ہوں تو عمرہ کر لے ۔

اور عطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اگر چاہے وہ ایک ماہ میں دو بار عمرے کر سکتا ہے ۔

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : جب عمرہ کرے تو سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا ضروری ہیں ۔ اور دس یوم میں سر منڈانا ممکن ہے ۔ اھ

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ عمرہ کثرت سے کرنا مستحب نہیں ہے نہ تو مکہ سے اور نہ ہی کہیں اور سے ، بلکہ دو عمروں کے مابین کچھ مدت ہونی چاہیے اگرچہ اتنے دن جس میں بال اگ آئیں جو منڈانے ممکن ہوں ۔ اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

واللہ اعلم.